السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا والدین کی اجازت کے بغیر جہاد ہو سکتا ہے؟ (محمد عثمان، چک چٹھہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسند احمد اور سنن ابی داوٗد میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں آیا ہے: ((اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا، فَإِنْ أَذِنَا لَكَ، فَجَاهِدْ وَإِلاَّ فَبِرَّهُمَا)) 1 [''ان کی طرف لوٹ جا اور ان سے اجازت طلب کر، پس اگر وہ اجازت دیں تیرے لیے پس تو جہاد کر ورنہ ان سے حسن سلوک کر۔''] تو ثابت ہوا کہ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد پر نہیں جا سکتا۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نماز ہے۔'' اس نے پوچھا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: ''جہاد فی سبیل اللہ۔'' اس نے عرض کیا: میرے والدین بھی موجود ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔'' اس نے کہا: اللہ کی قسم 1 جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، میں تو ہر حال میں جہاد کروں گا اور والدین کو جہاد کی خاطر چھوڑ دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو ہی زیادہ بہتر جانتا ہے۔'' 2]

{o قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ}

[التوبة:۲۴]

اے نبیؐ 1 مسلمانوں سے کہو کہ اگر تمہارے آباء واجداد بیٹے، بھائی، بیویاں، رشتہ دار، کمایا ہوا مال، وہ تجارت جس میں نقصان کا خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اور جہاد فی سبیل اللہ'' سے زیادہ پیارے ہیں تو پھر انتظار کرو حتی کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو راہ ہدایت پر نہیں لگاتا۔'' ۱۰ ۱ ۱۴۲۴ھ

1 ابوداوٗد کتاب الجهاد باب في الرجل يغزو وابواه كارهان

2 الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان كتاب الصلاة باب ذكر الخبر الدال على أن الصلاة الفريضة أفضل من الجهاد الفريضة۔ فتح الباری نیل الاوطار۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد 02 ص 689

محدث فتویٰ